سوال

(94) مسجد کا مال چنگی سے اور نماز پڑھنا اس میں درست ہے یا نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس باب میں کہ بنانا مسجد کا مال چنگی سے اور نماز پڑھنا اس میں درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

چنگی عبارت ہے، مال لینا غیر کا بے رضا مندی اس کے کہ وہ بخوف سرکار دیتا ہے، سو اس قسم کا مال لینا بلاشک حرام اور ظلم میں داخل ہے، پس ایسے مال سے مسجد کا بنانا اور اس سے امید ثواب کی رکھنی ناجائز ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ غیر کا مال کھانا بے رضا مندی اس کے اس میں غیر کو ضرر پہنچتا ہے اور حق اسلام یا حق ذمہ و عہد تلف ہوتا ہے اور دل اس کا جلتا ہے، جیسا کہ فتح العزیز میں تحت آیت احکام مضطر لکھا ہے، *وخوردن مال غیر بے رضا مندی او ضرر ہم بآن غیر مے رسد و حق اسلام یا حق ذمہ و عہد ہم تلف می شود و دل او ہم می سوزد انتہی۔*

اور اسی تفسیر میں دوسری جگہ تقرب بخدا و ثواب جزیل میں اس طرح لکھا ہے، *ہفتم آنکہ مالے کہ بآن تقرب بخدا جوید و از بدل آن ثواب جزیل خواہد باید کہ بہترین مالہا باشد و نفیس ترین مرغوبات انتہی۔* پس خلاصہ یہ ہے کہ مسجد وغیرہ میں مال طیب صرف ہو کہ یہ سبب اس کے مستحق ثواب کا ہو، خصوصاً چنگی کے مال میں متوقع ثواب کا رہنا بے فائدہ ہے اس واسطے کہ وہ مال ظلم کا ہے۔ اس کے صرف کرنے میں تقرب خدا اور امید ثواب کی ہرگز نہیں جیسا کہ عبارت فتح العزیز سے واضح ہو چکا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب، حررہ السید شریف حسین عفی عنہ (سید محمد نذیر حسین)

مسئلہ:

مسجد بنا کی ہوئی زانیہ کی حکم زمین مغصوب میں ہے اور پڑھنا نماز کا زمین مغصوب میں مختلف فیہ ہے لیکن قول صحیح میں جائز ہے، جیسا کہ مسلم الثبوت و شرح اس کی میں مذکور ہے اور اسی جواز پر قول امام ابو یوسف کا مذکور ہے، فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ قال[1] ابو یوسف اذا غصب ارضا فبنی فیہا مسجدا او حماما او حانوتا فلا باس بالصلوٰۃ فی المسجد انتہی ما فی العالمگیریۃ فی الباب الخامس فی اداب المسجد۔ اس صورت میں اس مسجد کو حکم مسجد کا ہوتا ادائے نماز میں ہدم اس کا روا نہیں۔ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] امام ابویوسف نے کہا ہے کہ جب کوئی کسی کی زمین غصب کرکے اس میں مسجد یا حمام یا دکان بنالے تو اس مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد01